در کفے جامِ شریعت در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگارِ حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۲۶۹

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۱۳ جلد نمبر ۱۰

یکم تا ۱۵ جولائی ۱۹۹۷ء ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

ضروری اعلان برائے قارئین کرام

وہ تمام حضرات جنہوں نے گذشتہ سال سالانہ چندہ برائے "الحسن" پندرہ روزہ ادا کر کے ممبر شپ حاصل کی تھی امسال بھی حسب سابق اپنا زر اعانت، ادا فرما کے سال رواں میں رسالے کی خریداری کو یقینی بنائیں۔

شکریہ

منی آرڈر بھجوانے کا پتہ

سید غلام الحسنین قادری گیلانی

"الحسن" (پندرہ روزہ)

شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ اکیڈمی

۱۳۷۱ کوچہ آقا پیر جان رحمۃ اللہ علیہ یکہ توت پشاور شہر۔

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ
۱	شذرہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	۳
۲	عشق حقیقی	عبد الصمد صارم الازہری	۶
۳	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۷
۴	انوارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۹
۵	تجلیاتِ غوثیہ	مدیر اعلیٰ	۱۱
۶	غزل	سید نصیر الدین شاہ نصیرؔ گولڑہ شریف	۱۳
۷	مسجد نبوی سے حرم کی شعاعیں	پروفیسر صاحبزادہ لطیف الرحمٰن	۱۴
۸	اسلام میں تصورِ شاعری	ڈاکٹر آر۔ امین	۲۱
۹	استفتاء (تقبیل ابہامین)	مفتی خلیل الرحمٰن نقشبندی	۲۶

شذرہ

مجالس میلاد

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام صدیوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ آپ ماضی کی طرف پیچھے چلیں، پیچھے چلیں، ایک صدی پیچھے چلیں، دو صدی پیچھے چلیں اور تمام نو پیدا فرقوں اور جماعتوں کو بھی پیچھے چھوڑتے جائیں تو آپ یہ دیکھ کر سخت حیران ہوں گے کہ دور جدید کے ہر نو پیدا فرقے اور جماعت کے اجداد کا تعلق اسی ایک جماعت سے تھا جس کو اصطلاح شریعت اور اصطلاح عوام میں "سواد اعظم اہل سنت و جماعت" کہا جاتا ہے اور جس کا نشان امتیاز صدیوں سے "محفل میلاد" رہا ہے لیکن عقل یہ سوال کرتی ہے کہ قرآن و حدیث کی واضح ہدایات اور تسلسل و تواتر کے باوجود پھر اختلافات نے شدت کیوں اختیار کی اور مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں کیوں بٹ گئے؟ تو ان اختلافات کے جہاں اور اسباب ہیں وہاں راقم کے نزدیک ایک اہم سبب یہ بھی ہے۔ جو قابل توجہ ہے۔

دو ڈھائی سو سال پہلے دنیا کے تین براعظموں پر پھیلے ہوئے "سواد اعظم" کا شیرازہ منتشر کرنے کے لیے برطانوی محکمہ جاسوسی نے ایک جامع پروگرام بنایا اور آنے والی صدیوں میں تسلسل و تندہی کے ساتھ اس پر عمل ہوتا رہا۔ اس پروگرام کے مختلف اہداف تھے۔ ان اہداف میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور صلحائے امت کی ذوات عالیہ سرفہرست نظر آتی ہیں کیوں کہ ان حضرات عالیہ سے وابستگی دین کا صحیح شعور اور اسلام کی سچی محبت پیدا کرتی ہے اور مسلمانوں کو اس حد تک دیوانہ بنا دیتی ہے کہ وہ اپنی جان کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہی دیوانگی دشمنان اسلام کے لیے صدیوں سے درد سر بنی۔ اس کا علاج انہوں نے یہ سوچا کہ اندرونی اور بیرونی سازش کے ذریعے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور صلحائے امت کی محبت مسلمانوں سے چھین کر ملت اسلامیہ کا شیرازہ منتشر کر دیا جائے۔

اٹھارویں صدی کے ایک برطانوی جاسوس ہمفرے کی خفیہ یادداشتوں سے دشمنان اسلام کو پوشیدہ عزائم کا پتہ چلتا ہے۔ ان یادداشتوں میں پہلے قوت کے ان سرچشموں کی نشاندہی کی گئی ہے۔

سے مسلمان قوت حاصل کرتے ہیں۔ وت کے ان سرچشموں میں مندرجہ ذیل کا بطور خاص ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) اہل بیت، علماء اور صلحا کی زیارت گاہوں کی تعظیم اور ان مقامات کو ملاقات اور اجتماع کے مرکز قرار دینا۔

(۲) سادات کا احترام اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اس طرح تذکرہ کرنا گویا وہ ابھی زندہ ہیں اور درود و سلام کے مستحق ہیں

قوت کے مختلف سرچشموں کی نشاندہی کے بعد ان یادداشتوں میں برطانوی محکمہ۔ جاسوسی کی طرف سے مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے۔ ان کی قوت کو پارہ پارہ کرنے کے لیے۔ بہت سی ہدایات دی ہیں جن کی ایک طویل فہرست ہے۔ ان ہدایات میں مندرجہ ذیل قابل توجہ ہیں۔

(۱) ضروری ہے کہ دلائل سے یہ ثابت کیا جائے کہ قبروں کو اہمیت دینا اور ان آرائشات پر توجہ دینا بدعت اور خلاف شروع ہے۔ آہستہ آہستہ ان قبروں کو مسمار کر کے لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے۔

(۲) دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہو گا کہ ہم حقیقی سادات اور علمائے دین کے سروں سے ان کے عمامے اتروائیں تاکہ پیغمبر خدا سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور علماء کا احترام چھوڑ دیں۔

(۳) پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جانشینوں اور کلی طور پر اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت کا سہارا لے کر اور اسی طرح شرک و بدعت پرستی کے آداب و رسوم کو مٹانے کے بہانے مکہ و مدینہ اور دیگر شہروں میں۔ جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کی تاراجی۔

ماضی کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دشمن کے ان پوشیدہ عزائم کو کس کس نے پورا کیا اور بعض حضرات اب بھی پورا کرنے میں لگے ہیں، شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر، یہ اللہ۔ بہتر جانتا ہے۔ شاید ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس عظیم بین الاقوامی سازش کا شکار ہیں۔ ماضی میں یہ سازشیں چھپی چھپی سی تھیں مگر اب گردش زمانہ نے نقاب الٹ دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم ہوشمندی اور تدبر سے کام لیں۔ اپنی بکھری ہوئی قوت کو یک جا کریں۔ اس کا آسان طریقہ یہی

ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ دو صدیوں میں پیدا ہونے والے فرقوں سے دامن کش ہو کر سلف صالحین کی اس راہ کو اپنائیں جس نے ہمیں مہ و پروین کا امیر بنایا تھا۔ ہمیں اپنے اسلاف کرام سے رشتہ جوڑنا چاہیئے، دشمنان اسلام نے یہ رشتہ توڑا ہے اور ہم کو کہیں کا نہ رکھا۔ شکر ہے کہ اب عالم اسلام میں ایک نئی لہر آئی ہے اب عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہو رہی ہے، ہاں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہونی چاہیئے۔ اس عشق کی جو این وآں سے بے نیاز کر کے آفاقی بنا دیتا ہے۔ جو پستیوں سے نکال کر ہمدوش ثریا کر دیتا ہے۔ جو مور بے مایہ کو سلیماں بنا دیتا ہے۔ ہاں اسوہ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کو دل و جان سے اپناتیے، انکی ایک ایک ادا کو دل سے لگاتیے۔ ہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا کیجیئے محفل میلاد سجاتیے جشن میلاد مناتیے۔ آسمان سے زمین تک ان کا چرچا ہے، درود و سلام کے گجرے آ رہے ہیں جا رہے ہیں۔ ذکر بلند ہو رہا ہے۔ ہاں ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بلندیوں کا امین ہے۔ ان کی حیات مبارکہ کی ایک ایک آن رفعتوں کی پاسدار ہے۔ وہ اس مقام محمود پر فائز ہوتے جہاں حمد کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے جہاں نعت کی بارش ہو رہی ہے..... ہاں

علیک صلوٰۃ اللہ یا داعی الھدیٰ	علیک سلام اللہ یا خیر معتصم
علیک صلوٰۃ اللہ یا دراحکمتہ	علیک سلام اللہ یا جامع الکلم
علیک صلوٰۃ اللہ یا آیتہ الرضا	علیک سلام اللہ یا مفخرالنم
علیک صلوٰۃ اللہ یا صاحب اللواء	علیک سلام اللہ یا معدن الحکم
علیک صلوٰۃ اللہ یا ملجاء الوریٰ	علیک سلام اللہ یا زین زمزم
ایانسیم صبا ان زرت روضتہ	سلم علی المصطفےٰ صاحب النعم
وقف عند مضجعہ فی مواجھتہ	وبلغ صلواتی وتسلیمی علی روح اکرم

بشکریہ ماہنامہ نور الحبیب

عشق حقیقی

عبدالصمد صارم الازہری

ہے مرے چاند تری چاند سی صورت دِل میں
اپنے اللہ کی رکھتا ہوں محبت دِل میں!
سر میں ہے نُور ترا ہے تری نکہت دِل میں
گئے وہ دِن کہ تھی دُنیا کی محبّت دِل میں
مجھے ہرگز نہ ہر اک لحظہ سکوں حاصل ہے
مٹ نہیں سکتی مرے مولیٰ محبت کی لگن
کیوں نہ داغِ غمِ اُلفت کو رکھوں جاں سے عزیز
تیرا جلوہ ہے نگاہوں میں بقدرِ وُسعت
پیت دنیا سے لگا دیکھی پریشاں ہی رہے
نام لے لے کے ترا آہ یُونہی مرجاؤں
جلوہ آنکھوں میں ترا لب پہ مِرے نام ترا
لیئے پھرتا ہے ترا جوشِ جنوں صحرا میں
غیر کی سمت اگر دیکھوں تو آنکھیں پھوٹیں

لب پہ ہے نام ترا ہے تری چاہت دِل میں
لامکاں لاکھ ہوں ہے ان کی سکونت دِل میں
کھچ گئی تیری قسم خود تری صُورت دِل میں
اب نہ ارماں ہے کوئی باقی نہ حسرت دِل میں
عشق مولیٰ ہے کہ اللہ کی رحمت دِل میں
تیرے دیدار کی ہر وقت ہے حسرت دِل میں
کیوں چھپا کر نہ رکھوں تیری امانت دِل میں
تیری اُلفت ہے باندازۂ قدرت دِل میں
جب سے چاہا تجھے رہتی ہے مسرّت دِل میں
آتی رہتی ہے یہی بس خبِ فُرقت دِل میں
رہتی ہے شُعلہ فشاں آتشِ اُلفت دِل میں
چٹکیاں لیتی ہے مولیٰ تری اُلفت دِل میں
غیر کی چاہ کی ہرگز نہیں وُسعت دِل میں

تیرا دیوانہ ہے صارم ترا شیدائی ہے
آ نہیں سکتی کسی غیر کی چاہت دِل میں

گذشتہ سے پیوستہ (مدیرِ اعلیٰ)

تفسیر القرآن الحسنیہ

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۹۷ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۹۸ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۹۹۔

ترجمہ: آپ فرما دیجیئے (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جبرائیل (علیہ السلام) کا دشمن کون ہے؟ پس بے شک شان یہ ہے کہ اس (جبرائیل امین) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کے قلب (مبارک) پر (قرآن مجید) نازل کیا۔ وہ (قرآن مجید) تصدیق کرتا ہے اس سابقہ وحی کو جو ان کے پاس ہے اور وہ (قرآن مجید) ہدایت ہے۔ اور مومنوں کیلئے بشارت ہے (۹۷) جو شخص دشمن ہو اللہ تعالیٰ کا، اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرائیل (علیہ اسلام) اور میکائیل (علیہ سلام) کا پس یقیناً اللہ تعالیٰ (بھی ایسے) کافروں کا دشمن ہے (۹۸) اور البتہ تحقیق (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ پر روشن آیتیں اتاریں اور نہیں انکار کرتے ان آیات کا، مگر وہی جو کہ بے دین ہیں (۹۹)۔

حل لغت: عدو۔ دشمن

تفسیر: بنی اسرائیل کا یہ عقیدہ تھا کہ وحی الٰہی سوائے بنی اسرائیل کے اور کسی قوم یا کسی بھی قبیلے کے کسی فرد پر نازل نہیں ہو سکتی لہٰذا عرب میں ایک اعلیٰ قبیلے قبیلہ بنی ہاشم ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے کے ایک بزرگ ترین فرد جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ، بن عبدالمطلب بن ہاشم کو کس طرح اللہ تعالیٰ نے منتخب کر کے وحی الٰہی سے سرفراز فرمایا اور چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی الٰہی لانے والے فرشتے کا نام جبرائیل علیہ سلام تھا تو انہوں نے یکسر جبرائیل علیہ سلام کی مخالفت شروع کر دی کہ جبرائل کیوں غیر بنی اسرائیل پر وحی لا رہا ہے ان کے اس زعم باطل کو اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے مکمل طور پر رد فرمایا بلکہ یہاں تک وضاحت فرما دی

کہ اللہ تعالیٰ کے رسول، ملائکہ حتیٰ کہ جبرائیل و میکائیل (جو کہ مقرب فرشتے ہیں) اللہ جلّ جلالہٗ کی مشیت اور حکم کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں دیتے لہٰذا ان کی دشمنی خریدنا اللہ تعالیٰ کی دشمنی کو مول لینے کے مترادف ہے۔ اور ایسے لوگ جو کہ یہ گمراہ کن عقیدہ رکھتے ہیں وحی الٰہی کے منکر ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا اس شدت کے ساتھ اس عقیدے کی تردید فرمایا ایک واضح دلیل ہے کہ نبی آخر الزمان سید الانس والجان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بن عبداللہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں ان پر آنے والی وحی، وحی برحق ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب مبارک پر قرآن لانے وال جبرائیل امین اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا مقرب و محبوب فرشتہ جو کہ مشیت ایزدی کے خلاف کوئی کام سرانجام نہیں دیتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی ہدایت کیلئے اس نور اور بشارت کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا کہ اے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یا اے اس وحی برحق کے ماننے والو یہ ہم نہایت واضح روشن اور کھُلے احکام کے ساتھ تمہیں عطاء کر رہے ہیں اور یہ اتنے واضح دلائل ہیں کہ سوائے بے دین گمراہ اور پیروانِ باطل کے کوئی بھی صاحبِ علم، صاحب فہم و دانش اس کا انکار نہیں کرے گا اور یہ کتاب جو جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی جانب سے جناب محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب سلیم پر نازل کر رکھا ہے بنی اسرائیل کی جتنی بھی سابقہ وحی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور جو غیر محرف ہے اس کی سچائی کو بیان کرتی ہے وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں ان کیلئے یہ مشعل نور اور سراپا ہدایت ہے نیز اللہ تعالیٰ کی جانب سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مؤمنوں کو سرفراز ہونے کی بشارت دیتی ہے اس آیت کریمہ کے ضمن میں رئیس المفسرین صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رقم طراز ہیں۔

"اس سے معلوم کہ انبیاء و ملائکہ کی عداوت کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبان حق سے دشمنی خدا سے دشمنی کرنا ہے۔"

حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔

(بقیہ صفحہ ۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں)

گذشتہ سے پیوستہ

انوار علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

مدیر اعلیٰ

ذکر ما خص بہ دون الاولین و لآخرین من فاطمۃ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وبضعۃ منہ وسیدۃ النساء اہل الجنۃ الا مریم بنت عمران

اس باب میں اس بات کا ذکر ہے کہ جناب سیدنا علی المرتضیٰ اکرم اللہ وجہہ کو تمام پہلے اور پچھلے لوگوں میں جنابہ سیدہ فاطمۃ الزہرا بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے خاص طور پر منتخب کیا گیا ہے اور جنابہ سیدہ طاہرہ رضی اللہ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وجود پاک کا ایک ٹکڑا ہیں نیز سوائے مریم بنت عمران کے جنت کی تمام عورتوں کی سردار جنابہ سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہیں۔

تشریح: صاحب خصائص نے اگرچہ عنوان باب میں سوائے مریم بنت عمران کا ذکر کیا ہے مگر اس باب کی تمام احادیث میں ان الفاظ کا کہیں بھی ذکر نہیں البتہ اس سے اگلے باب میں جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ سوائے میریم بنت عمران کے جنابہ سیدہ طاہرہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جنت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں قائم کیا ہے شاید یہاں کاتب کی زیادتی ہو۔ واللہ اعلم

حدیث نمبر ۱۲۳ / ۱ انبانا احمد بن شعیب قال اخبرنا الحسین بن حدیث قال انبانا الفضل بن موسی عن الحسین بن واقد عن عبداللہ بن بریدة عن ابیہ قال خطب ابوبکر و عمر فاطمۃ علیہا السلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہا صغیرۃ فخطبہا علی علیہ السلام فزوجہا منہ۔

ترجمہ: بریدہ سے روایت ہے کہ (جناب) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور (جناب) عمر فاروق رض نے (جنابہ سیدہ طاہرہ) فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی نسبت کے لئے پیغام بھیجا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جواباً) ارشاد فرمایا کہ وہ چھوٹی ہیں پھر (جناب) علی (المرتضی) علیہ السلام نے نسبت کے لئے پیغام بھیجا پس ان کا نکاح ان سے کر دیا۔

حل لغت۔ خطب۔ شادی کا پیغام بھیجنا تقریر کرنا، خطبہ سنانا

تشریح: ارشاد ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ چھوٹی ہیں یعنی ان کی عمر چھوٹی ہے اور تم صاحبان کی عمر اس کے مقابلہ میں بہت بڑی ہے مولانا مولوی محمد ابوالحسن جب مناقب مرتضوی صہ ۶۹ پر تحریر فرماتے ہیں یعنی اور تمہاری عمر بڑی ہے پس یہ میل ٹھیک نہیں ارشاد ہے علی (المرتضی) علیہ السلام نے نسبت کے لئے پیغام بھیجا یعنی جناب سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے نکاح کے لئے پیغام بھیجا ارشاد ہے پس ان کا نکاح ان سے کر دیا گیا یعنی حضور سرور عالم و عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنابہ سیدہ طاہر فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کا نکاح جناب سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

اسنادہ صحیح۔ رجال ثقات۔ جیسے کہ پہلے حدیث میں گزر چکا ہے

عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے سماع کیا ہے۔

بقیہ: استفتاء مع الجواب

مشہور کتاب اعانت الطالبین مصری صفحہ نمبر ۲۷۰ پر ملاحظہ کریں

اسی طرح مذہب حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں بھی اسکو مستحب کہا گیا ہے مذہب امام مالک کی مشہور کتاب کفایت الطالب الربانی مصری صفحہ 169 پر استحباب کا حکم موجود ہے

ھذا ماعندی من الکتاب واللہ اعلم بالصواب

گذشتہ سے پیوستہ

تجلیات غوثیہ

مدیر اعلیٰ

اس کے بعد شہر لاہور کا ارادہ کیا جو کہ بہت پرانا شہر ہے اور بزرگان کرام کا مسکن ہے۔ یہاں پہنچ کر اولیاء عظام کے مقابر میں راتیں بسر کیں۔ چنانچہ حضرت میاں میر صاحب لاہوری کی زیارت پر رات رہا ان کی زیارت ہوئی انہوں نے ایک شغل عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس میں مشغول رہنا اور کسی سے ذکر نہ کرنا پھر حضرت پیر علی ہجویری گنج بخش کے مقبرہ پر حاضری دی وہاں ایک عزیز حامد نامی درویش تھے جو کہ بہت ہی ضعیف العمر تھے ان کے پاس گیا ملاقات کی اور راہ باطنی کی خواہش کی انہوں نے فرمایا جو کچھ حضرت میاں میر صاحب نے آپ کو فرمایا ہے وہی کافی ہے پھر لاہور میں منڈی فالیز آباد میں ایک عزیز میاں جان محمد صاحب رہتے تھے۔ بہت ہی زاہد اور علم حدیث کے ممتاز محدث تھے اور دعوت اسماء اللہ میں صاحب تاثیر تھے اور ایک دوسرے صاحب بھی میاں جان محمد نام کے مجھے یہ لاہور میں ہی قصاب پورہ میں رہتے تھے مرد کامل تھے ان سے اکثر خوارق، کشف اور کرامات کا ظہور ہوتا طریقہ سہروردیہ رکھتے تھے ان دونوں کی زیارت کے لئے میں روزانہ جاتا۔ کچھ اسماء اللہ کی اجازت انہوں نے دی اور یہ سوائے اسماء اللہ کے اور کوئی شغل نہ فرماتے نیز لاہور ہی میں میاں نور محمد مدقق تھے یہ فاضل اجل زاہد، متوکل اور مرتاض بزرگ تھے اور طریقہ عالیہ قادریہ میں کامل ترین تھے ایک ماہ ان کی صحبت میں رہا کچھ باطنی اشغال ان کی صحبت سے حاصل ہوتے لاہور میں اور بزرگوں کو بھی دیکھا۔ پھر واپس اپنے وطن پشاور آیا اور وہ تمام اشغال جو حضرت میاں میر صاحب لاہوری اور دیگر بزرگوں سے حاصل کئے تھے پوری کوشش سے مکمل کئے مگر سوائے ان اشغال کے جو حضرت والد گرامی اور حضرت شیخ یحییٰ صاحب سے ملے تھے اور کوئی شغل غالب نہیں آتا تھا۔ ان اثناء میں شیخ سرور نامی بزرگ ہندوستان سے پشاور آئے ان سے ملاقات ہوئی اور بعض چیزوں کا استفادہ کیا ان پر عمل کیا مگر کچھ بھی اثر ظاہر نہ ہوا اور پشاور کے قریب قصہ لندی (لنڈی) میں ایک

بزرگ شیخ احمد تھے مرتاض متقی، علم حدیث کے عالم تھے اور ترپالیس سال تک یک سوئی، عبادت اور شغل باطنی میں مشغول رہے دولت مند آپ کے قریب نہیں پھٹک سکتے تھے۔ ان کے خدام پر ہر وقت کلمۂ طیبہ وردزبان تھے۔ وہ خود موحد صوفی تھے۔ یہ فقیر بھی ان کی صحبت میں حاضر ہوتا اور ان کی نصائح کو سنتا ان کی صحبت میں بڑا اثر تھا لیکن مجھے ان کے جذبہ اور سلوک سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور بہت سے عزیزوں اور دوستوں سے کابل تک جا کر ملاقات کی۔ ہر ایک نے کچھ نہ کچھ فرمایا اور کچھ عرصہ کے بعد پتہ چلا کہ حضرت حاجی کللکو صاحب کی اولاد میں میاں عصمت اللہ صاحب بڑے باثر، صاحب جذبہ اور صاحب تصرف بزرگ ہیں اور فوراً گجرات روانہ ہو گیا آپ گجرات سے پندرہ کوس دور رہتے تھے وہاں پہنچا اور ان کی زیارت کی اگرچہ وہ علوم ظاہری سے بے بہرہ تھے مگر اپنے طریقہ کے اوصاف سے موصوف تھے اور نسبت جذب غالب رکھتے تھے سماع کے وقت توجہ فرماتے تو حاضرین میں دل کی حرکت، رونا اور رقت پیدا ہوتا اور بعض عوام پر حالت رقص اور حالت بیخودی طاری ہو جاتی۔ یہ فقیر بھی ان کی صحبت سے بہت متاثر ہوا اور رقت قلب بھی حاصل ہوئی۔

(جاری ہے)

بقیہ: تفسیر القرآن الحسنیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے ولی کو ایذا (تکلیف) پہنچاتا ہے تو میں اس کے ساتھ اپنی لڑائی کا اعلان کرتا ہوں میرا کوئی بندہ (ولی) صرف فرائض سے ہی میرا قرب حاصل نہیں کرتا بلکہ فرائض کے ساتھ ساتھ وہ نوافل کے ذریعے بھی میرا قرب حاصل کرنے کی جستجو میں لگا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ سنتا ہے اور میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ دیکھتا ہے اور میں اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ پکڑتا ہے اور میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے کہ وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں اور میری پناہ طلب کرتا ہے تو میں اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں۔

غزل

★ ——— سید نصیر الدین شاہ نصیرؔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑہ شریف

یہ زمانہ یہ دور، کچھ بھی نہیں
اِک تماشا ہے اور، کچھ بھی نہیں

اِک ادا ہے بس اور، کچھ بھی نہیں
یہ جفائیں یہ جَور، کچھ بھی نہیں

اِک تری آرزو سے ہے آباد؟
ورنہ اس دل میں اور، کچھ بھی نہیں

عشق، رسم و رواج کیا جانے
یہ طریقے یہ طور، کچھ بھی نہیں

وہ ہمارے، ہم اُن کے ہو جائیں
بات اتنی ہے اور، کچھ بھی نہیں

جلنے والوں کو صرف جلنا ہے
اُن کی قسمت میں اور، کچھ بھی نہیں

چشمِ ساقی کا فیض ہے سب کچھ
جام و ساغر کا دَور، کچھ بھی نہیں

دونوں عالم میں بس تمہیں تم ہو؟
دونوں عالم ہیں اور، کچھ بھی نہیں

آئینہ خانۂ وجود و عدم؟
دیکھئے جب بغور، کچھ بھی نہیں

اِے نصیرؔ انتظار کا عالم
اِک قیامت ہے اور کچھ بھی نہیں

مسجد نبوی سے علم کی شعاعیں

پروفیسر صاحبزادہ لطیف الرحمان

رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو اللہ تبارک تعالیٰ نے مسجد نبوی میں حاضری نصیب فرمائی اس وقت جو جگہ میسر ہوئی وہ اصحاب صفہ کا چبوترہ تھا۔ سو یہ وہی مقام ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثار صحابہ کرامؓ نے عبادت کی ہے اور مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ یہیں گزارا تھا اور وہ رات ان کی پاکیزہ نگاہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور پر مرکوز رہتی تھیں۔

راویان حدیث میں ابو ہریرہؓ کا مقام ایک ایسے درخشندہ ستارے کی مانند ہے کہ جب بھی کسی حدیث شریف کے ساتھ ان کا نام آتا ہے تو وہ حدیث مستند صحیح اور متفق علیہ سمجھی جاتی ہے اسی نسبت سے وہاں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حضور پرنور صلی اللہ علی وآلہ وسلم کی خدمت عالیہ میں درود و سلام پیش کرنے کو سعادت سمجھا چنانچہ نوافل کی ادائیگی ۔ ذکر و فکر اور درود و سلام کی پیشکش کا سلسلہ جاری رکھا اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اسلامی اخوت، ملک و قوم اور خویش و اقارب کے لیے دعائیں مانگتا رہا اس کے علاوہ خصوصی طرپر پیران طریقت و رہبران شریعت ملت اسلامیہ قادریہ، نقشبندیہ چشتیہ ار سہروردیہ کے لئے کثیر دعائیں مانگیں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو خاصان حق اور عاشقانہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں خود بھی صراط مستقیم پر رواں دواں ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس راستے پر چلنے کی ہدایت فرماتے ہیں نیز وہ علمائے کرام بھی میری دعاؤں کا حصہ رہے جو مختلف مواقع پر اپنے خطبات میں امت مسلمہ کو دین سے روشناس کرتے ہیں اور وہ والدین جو اپنی اولاد کو صحیح مسلمان بنانے کی فکر میں ہیں۔

مزید بر آں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا بھی مانگی کہ علمائے سو اور کجرویان دین و عقائد کو ہدایت نصیب فرما کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقدس اور پسندیدہ دین اسلام کے خلاف چند گمراہ ممالک سے قلیل وظیفے کے عوض مسلمانوں میں عقائد کا ارتعاش نہ پھیلائیں۔ بد قسمتی سے آج کل سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ایسے مدرسین داخل ہوتے ہیں جو گندم نما جو فروش ہیں جو اسلام اور دین کا نام لے کر اپنی تحریر و تقریر میں اسلام کے خلاف کام کرتے ہیں اور نئی نسل کے نازک

اذہان کو پراگندہ کررہے ہیں۔ ان لوگوں نے عبادت اور تعظیم کا فرق ختم کیا ہے حالانکہ اسلام میں عبادت کا اپنا مقام ہے اور تعظیم کا اپنا معیار ہے دونوں میں فرق موجود ہے اللہ تعالیٰ نے اور انبیائے کرام نے تعظیم سے کسی کو بھی نہیں روکا بلکہ حکم دیا ہے کہ والدین علمائے کرام، اساتذہ اور اولیائے کرام کی تعظیم کرو ان کو اف تک نہ کرو۔ لیکن اس فرقے کی آنکھ میں اولیاء اللہ، پیران طریقت، رہبر شریعت، مشائخ عظام، بزرگان دین، والدین اور علمائے کرام کی عزت مانند خار کھٹکتی ہے اور لوگوں کو ان کی تعظیم سے متنفر کرنے کے لئے قرآن پاک کی وہ آیات کریمہ پیش کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے شرک کے خلاف نازل فرمائی ہیں اور جن آیات میں بت پرستی کے خلاف وضاحتیں فرمائی گئی ہیں۔

اگر بار خاطر نہ ہو تو اپنے عنوان سے ہٹ کر ایک مختصر واقعہ پیش کرنا چاہتا ہوں جو میرے ساتھ پیش آیا۔ ہوا یوں کہ پشاور کے قریب ایک گاؤں میں ایک جنازے میں کسی منحرف مزاج عالم سے ملاقات ہوئی جو تھوڑا بہت شناسا تھا اس کے ساتھ مختلف امور پر تبادلہ خیال شروع ہوا ایسے عالم حسب عادت ہر موقع پر اپنی کجروی کی تبلیغ شروع کردیتے ہیں اس لئے فوراً کہنے لگا کہ مجھے ان بدعتیوں اور بریلیوں سے نفرت ہے میں نے پوچھا کہ کون سے بدعتی اور بریلوی؟ جواب دیا کہ یہ مزارات پر جانے والے اور یارسول اللہ کہنے والے وغیرہ وغیرہ۔

میں نے کہا کہ عالم ہو کر یہ افتراق کی باتیں اچھی نہیں لگتیں کیونکہ علماء کرام مذہب میں یگانگت پیدا کرنے کے لئے واعتصمو بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقو کا زیادہ خیال کرتے ہیں مزید اس کو یہ بتایا کہ دیوبندیوں اور بریلیوں کے نوے فیصد عقائد اور خیالات آپس میں ملتے جلتے ہیں اور اگر دس فیصد فروعی اختلاف ہیں بھی تو شر پسند علماء سو نے اپنی مصنوعی عزت کے لئے اس کو بڑھا دیا ہے۔

موصوف نے پوچھا عقائد اور خیالات کیسے ملتے جلتے ہیں؟ میں نے مختصراً جواب دیا کہ اسلام کے بنیادی عقائد دیوبندیوں اور بریلیوں کے ایک ہیں اس کے علاوہ مزارات پر جانے یارسول اللہ کہنے اور پیر و مرشد کی حیثیت سے دین کی خدمت کرنے کے سلسلے میں محترم حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحبؒ کا حوالہ دے سکتا ہوں جو دیوبند کے بانی مبانی ہیں وہ خود بہت بڑے پیر طریقت ہیں

ان کے سینکڑوں مرید ہیں بیعت کے حامی ہیں تصوف پر کتابوں کے مصنف ہیں تعویزات اور دم درود پر ان کی کتابیں آج بھی فروخت ہو رہی ہیں اور ان کا اپنا ایک نعتیہ کلام موجود ہے جس میں اشرف علی تھانوی صاحبؒ نے خود انہیں بار بار یا رسول اللہ یا رسول اللہ پکارا ہے اور یہ دستاویزی ثبوت اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ جب دیوبند کے اتنے بڑے عالم خود ایسا کرتے ہیں تو یہ آج کل کے چھوٹے نام نہاد علماء اپنے بانی اور بزرگ عالم کے نقش قدم پر کیوں نہیں چلتے جو لوگ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر نہیں چلتے وہ تو باغی کہلاتے ہیں اور باغی کی سزا سب کو معلوم ہے۔

عالم سو صاحب نے جب یہ سنا تو جواب تلاش کرنے لگے اور تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ نے بعد میں اس کی تردید کی ہے کہ مجھ سے غلطی ہوتی ہے کہ یا رسول اللہ کہا ہے

استغفر اللہ

میں نے جواباً عرض کیا کہ بحث جیتنے کے لئے اتنے بڑے عالم پر بہتان لگا رہے ہو جو سراسر ظلم ہے اور زیادتی ہے انہوں نے ایسا کبھی نہیں کیا ہو گا کیونکہ عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جان تو دی ہے لیکن حب رسول سے باز نہیں آتے تاریخ شاہد ہے اور خود مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ کے مرید آج بھی موجود ہیں اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہے ہیں الحمد للہ

اپنے قارئین کرام سے سمع فراشی کی معذرت چاہتے ہوتے واپس اپنے عنوان کی طرف آتا ہوں اور صحابہ صفہ کے چبوترے پر اس کی طرح بیٹھے ہوتے جب میرے منہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نکلا تو میرا خیال لفظ "م" پر مرکوز ہو گیا اور ہوتے ہوتے "م" کے خیالات میں غوطہ زن ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کو "م" کیوں اتنا پسند ہے اس تسلسل میں "م" کے سمندر سے ایک ایک موتی نکلتا گیا اور جمع کرتا رہا اس کے ساتھ ساتھ یہ فیصلہ کیا کہ اس کو الفاظ کا لباس پہنا کر اپنے قارئین کی خدمت میں بھی پیش کروں تاکہ وہ بھی میرے ساتھ اس میں شریک ہو سکیں۔

اس لئے وہ الفاظ جو حرف "م" سے شروع ہوتے ہیں اور زیادہ تر عربی زبان سے تعلق رکھتے ہیں اجمالاً پیش کرنا چاہتا ہوں امید ہے میرے قارئین کرام کو ناگوار نہیں ہو گا۔

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب پیغمبر جو اولین بھی ہیں آخرین بھی ہیں۔ مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات ان کی خاطر بنائی ہے اور ان کے اسم مبارک میں پہلا حرف "م" ہے۔

(۲) مکہ معظمہ:۔

وہ شہر جہاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں کا بیت اللہ شریف بھی ہے اور اس شہر میں شعائر اللہ بکثرت ہیں یہاں لوگ حج اور عمرہ بھی کرتے ہیں حرف "م" شامل ہے۔

(۳) مدینہ منورہ:۔

وہ مقام اور شہر جہاں کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی ہے تا قیامت وہیں رہیں گے اور دنیا بھر کے مسلمان اس شہر کو آتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں اس میں بھی حرف "م" ہے۔

(۴) مصحف:۔

وہ کتاب جس کو قرآن کہتے ہیں اس کو مصحف بھی کہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بوساطت جبریلؑ نازل فرمائی گئی ہے تمام عالم اسلام کے لئے ایک مقدس کتاب ہے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۵) معراج:۔

تمام مسلمان واقعہ معراج پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس اللہ کے دیدار کے لئے تمام آسمانوں، سدرۃ المنتہیٰ، عرش اور لامکان سے آگے گئے ہیں اس کا تذکرہ قرآن کے پارہ پندرہ میں موجود ہے یہ بھی حرف "م" سے شروع ہو رہا ہے۔

(۶) ملائکہ

اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہے جن کو فرشتے بھی کہتے ہیں مختلف امور پر مامور ہیں ان کی تعداد صرف اللہ کو معلوم ہے۔

(۷) مسجد:۔

ابتداء حرف "م" سے ہے دنیا کی تمام مساجد جن میں مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ بھی شامل ہے۔

(۸) محراب۔

مسجد میں امام کے لئے مخصوص مقام۔ جہاں امام نماز میں امامت فرماتے ہیں حرف "م" سے شروع ہوتا ہے۔

(۹) مقتدی۔

وہ نمازی حضرات جو امام کے پیچھے اقتدا کرتے ہیں اور نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔

(۱۰) مصلیٰ۔

وہ کپڑا یا چٹائی جس پر امام کھڑے ہوتے ہیں یا اور لوگ بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۱۱) منبر

وہ لکڑی یا سیمنٹ کا آلہ جس پر امام خطبہ یا تقریر کے لئے بیٹھتے ہیں اور جو مسجد کا لازمی جزو ہوتا ہے اس کی ابتداء بھی حرف "م" ہی سے ہوتی ہے ماشاء اللہ

(۱۲) ملا، مولوی، مولانا۔

یہ الفاظ اکثر امام، استاد یا عالم دین کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور ابتداء "م" سے ہے

(۱۳) مدرسہ۔

جہاں دینی علوم کی تدریس ہوتی ہے اور علوم کا مرکز ہوتا ہے۔

(۱۴) مدرس۔

مدرسہ چلانے والے عالم جو اسباق پڑھاتے ہیں۔

(۱۵) معلم۔

وہ آدمی جو عالم ہوتا ہے اور دین کے پھیلانے کا فرض پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں عالم کا بڑا مقام ہوتا ہے عام آدمی سے سات سو گنا زیادہ درجہ رکھتا ہے اس کی اہمیت، موت العالم موت العالم سے

لگائی جا سکتی ہے۔

(۱۶) مومن:۔

جو اللہ کی وحدانیت، اس کے پیغمبروں، کتابوں، ملائک، یوم آخرت اور دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔

(۱۷) مسلم:۔

جو دین اسلام کے تمام امور کو تسلیم کرتا ہے اور ان پر عمل کرتا ہے۔

(۱۸) منیٰ:۔

حج کی ابتداء ۸ ذی الحجہ کو اسی مقام سے ہوتی ہے مقدس مقام ہے۔ یہاں حجاج کرام راتیں گزارتے ہیں یہاں سے ۹ ذی الحجہ کو حجاج کرام عرفات جاتے ہیں۔

(۱۹) مزدلفہ:۔

عرفات سے شام کو مزدلفہ جانا ہوتا ہے۔ یہاں رات گزارنا ہوتا ہے یہ رات بہت افضل ہوتی ہے۔

(۲۰) مناجات:۔

دعائیں جو عبادت کا مغز ہوتی ہیں اس کی ابتداء بھی حرف "م" سے ہوتی ہے۔

(۲۱) مسواک:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ عمل جس کے بے شمار فوائد ہیں آخری سفر میں بھی مسواک استعمال کی تھی۔

(۲۲) ماء:۔

پانی جو دنیا کے بقاء کے لئے لازم ہے آب زمزم دنیا بھر میں متبرک اور مفید ہے۔

(۲۳) موسیٰ علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کا وہ پیغمبر جن کا ذکر سورۃ طٰہٰ میں آیا ہے جنہوں نے کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے کلام بھی کیا ہے جس کی وجہ سے کلیم اللہ کا لقب بھی ملا ہے۔

(۲۴) مینار۔ منارہ

اسلامی تعمیرات جیسے مساجد وغیرہ کی خاص نشانیاں ہوتے ہیں

(۲۵) محرم:۔

اسلامی سال کا پہلا مہینہ حرف "م" سے شروع نہیں ہوتا ہے دوسرا کوئی بھی مہینہ اسلامی سال کا "م" سے شروع ہوتا ہے۔

(۲۶) متقی:۔

پرہیزگار آدمی جو اللہ سے ڈرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے۔

(۲۷) مرشد:۔

پیر طریقت جن کی رشد وہدایت سے لوگ صحیح مسلمان بن جاتے ہیں۔

(۲۸) مرید:۔

پیر سے بیعت کرنے والے لوگ جو تصوف اور طریقت کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

ماذون

(۲۹) وہ آدمی جو تکمیل اسباق کے بعد دین کی خدمت اپنے پیر کی طرح کرتا ہے اور یہ مشروع طریقہ جاری رہتا ہے بندہ مسکین کو بھی اللہ تعالیٰ اس خدمت کا موقع میسر فرماتے آمین

(۳۰) مکتب:۔

کتابوں کی جگہ جہاں سے لوگ کتابیں حاصل کرتے ہیں۔

آخر میں التماس ہے کہ میرا مقصد صرف لغت الفاظ کا پیش کرنا نہیں ہے بلکہ ان الفاظ میں دین اسلام اور دین سے متعلقہ تمام امور، اعمال، شعائر، شخصیات، مقامات اور خصوصیات وابستہ ہیں۔ اگر علماء یا قارئین ان کی تشریح کریں تو پورا دین محفوظ ہوسکتا ہے اور بوقت ضرورت پیش کیا جاسکتا ہے۔ ایک گزارش یہ بھی ہے کہ یہ اس چبوترے کی ایک نشست کی جھلک تھی اس کی برکت وفیض کے طفیل امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے نوازے (آمین)

گذشتہ سے پیوستہ

اسلام میں تصوّر شاعری

ڈاکٹر آر۔ امین۔ جناح کالج پشاور

قرآن کے بعد فصاحت نبوی عربوں کے لیے دوسرا چیلنج تھی کلام نبوی نے ادبی و دینی لحاظ سے عرب معاشرے کو متاثر کیا اب اس معاشرے کا سرمایہ افتخار حدیث نبوی تھی۔ تفاسیر قرآن، احادیث نبوی فقہ اسلامی، فلسفہ و تاریخ اور دیگر علوم و فنون کی ترقی، جمعہ عیدین کے خطبات سرکاری و دینی معاملات اور دیگر معاملات زندگی وغیرہ کے لئے نثر آسان اور موثر ذریعہ اظہار تھی۔ یہ نثر کلام نبوی سے متاثر ہو کر ایک اعلیٰ و ارفع مقام حاصل کر چکی تھی۔ اب عربی زبان کا گرانقدر سرمایہ نثری ادب تھا۔ پھر آہستہ آہستہ معاشرتی اور علمی و دینی ضروریات کے تحت زیادہ توجہ نثر پر دی گئی۔ آمد اسلام کے بعد شعری ادب کی اہمیت و حیثیت کافی بدل گئی۔ اب شعراء صدائے حق بلند کرنے لگے جس کے بلند ہونے کے امکانات کم از کم اس جاہلی معاشرے میں ناپید تھے ان کی آواز سے اسلام کی بنیادیں مستحکم ہوئیں اور کفر و الحاد کے محلات زمین بوس ہو گئے۔ رد کفر و الحاد اور دفاع اسلام کے لئے کہے گئے الفاظ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا۔

گمان غالب یہ ہے کہ اسلام میں شعر و شعراء کی اہمیت و قدر نہیں بلکہ تحقیر کی گئی ہے لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ قرآن اور صاحب قرآن نے اس کے بارے میں واضح نکتہ نظر پیش کیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان منصبی کے خلاف تھا کہ آپ شعر و شاعری سے شغف رکھتے۔ شاعری منصب نبوت کی ذمہ داریوں سے مطابقت نہیں رکھتی۔ نبی ایک انقلابی پروگرام پیش کرتا ہے اور اپنے قول و عمل سے اس کی عملی تفسیر پیش کرتا ہے۔ جبکہ شاعر کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے اس وجہ سے شاعری اور نبوت کا کوئی میل نہیں اس لئے آپ نے زبان اقدس کو شاعری سے آلودہ نہیں کیا رب العزت نے شاعری سے آپ کی برات کا اعلان یوں فرمایا

وما علمنہ الشعر وما ینبغی لہ ان ہو الا ذکر و قرآن مبین

(آیت نمبر ۶۹ سورۃ یونس)

ترجمہ:۔ نہ تو ہم نے اس پیغمبر کو شعر سکھائے اور نہ یہ اس کے لائق ہے وہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔ (تفسیر ابن کثیر اردو ترجمہ)

اس آیت میں یہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے کہ قرآن نہ تو شاعری ہے اور نہ کلام بشر ہے۔ یہ وضاحت بھی کر دی گئی کہ نبی امی کو جو کچھ سکھایا گیا وہ منجانب اللہ ہے اور وہی آپ کی زبان اقدس سے ادا ہوتا تھا جو بحکم الہی آپ کو بذریعہ وحی سکھایا گیا اس لئے آپ کو شاعری سے دور رہنے کا حکم دیا گیا۔

بے شک آپ نے ایک موقع پر فرمایا۔

ان من الشعر الحکمتہ وان البیان السحر

المشکواۃ المصابیح

بعض اوقات شاعری سراپا حکمت ہوتی ہے اور بیان و بدیع کے فن سے جادو بھی جگایا جاتا ہے لیکن اکثر شعر و حقیقت و واقعیت سے انحراف، جھوٹ مبالغہ آرائی اور بے عملی کی روش کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں شعراء کو اچھے الفاظ میں یاد نہیں کیا گیا بلکہ انہیں کج رو، کج اندیش، بہتان طراز بے عمل ہر وادی میں بھٹکنے والے اور گمراہ کرنے والے کہا گیا ہے اسلام جیسا عملی دین دروغ بافی اور قول و فعل کے اس تضاد کو جاری رکھنے کا روادار نہیں۔

سورۃ شعراء میں اللہ تعالیٰ نے شاعری کے بارے میں یوں بیان فرمایا۔

والشعر آیتبعھم الغاون ٥ الم تر انھم فی کل واد یھیمون ٥ وانھم یقولون مالا یفعلون ٥ الا الذین آمنو و عملو الصلحت و ذکر و اللہ کثیر و انتصر وامن بعد ما ظلموا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

سورۃ شعراء آیت نمبر ۲۲۴ تا ۲۲۷

ترجمہ تفسیر ابن کثیر اردو

شاعروں کی پیروی وہی کرتے ہیں جو بہکے ہوتے ہوں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک جنگل میں

سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا۔ جنہوں نے ظلم کیا وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ اٹھتے ہیں۔

قرآن نے اگر مذمت کی ہے تو اس سے مراد شعری اسلوب بیان کی مذمت نہیں بلکہ مقصود بیان کی مذمت ہے نظم ہو یا نثر کوئی بھی اسلوب بیان قرآن کی رو سے مردود نہیں۔ یہ نہیں کہ ایک بیان کا پیرایہ اظہار نثر ہو تو قابل قبول ہے اور اگر شعر کو پیرایہ اظہار بنایا جائے تو وہ مردود ہے شاعر جذبات کی دنیا میں دیوانہ وار بھٹکتا ہے جس کا واضح نصب العین نہیں ہوتا اس کا قول عمل کے مطابق نہیں ہوتا اس وجہ سے قرآن شاعری کی مذمت کرتا ہے اگلی آیت کا شان نزول یہ ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ، حضرت حسان بن ثابت، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنھم اجمعین نے جب قرآن میں شعراء کی برائی سنی تو حضور سے عرض کیا شاعروں کی یہ گت بنی ہم بھی شاعر ہیں آپ نے فرمایا تم ان میں سے نہیں۔

پھر آپ نے یہ دوسری آیات تلاوت فرمائیں کہ ایمان لانے والے ہو ذکر الٰہی بکثرت کرنے والے ہو تم مظلوم ہو کر بدلہ لینے والے ہو پس تم اس سے مستثنیٰ ہو۔

(ابن ابی حاتم وغیرہ) تفسیر ابن کثیر

آپ کو نہ شعر گوئی سے محبت تھی اور نہ آپ کا میلان خاطر شاعری کی طرف تھا اس کا ثبوت آپ کی زندگی سے ملتا ہے حضرت شعبی فرماتے ہیں "اولاد عبدالمطلب کا ہر مرد و زن شعر کہنا جانتا تھا مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دور رہے (ابن عساکر) (تفسیر ابن کثیر)

آپ نے کبھی کوئی شعر زبان مبارک سے مکمل طور پر ادا نہیں فرمایا۔ جب بھی کوئی شعر پڑھتے ادھورا اور شکستہ انداز میں البتہ حقیقت آموز اور صداقت افروز کلام کو پسند فرماتے۔ اگر شعر میں کذب و افتراء اور معصیت کی بات نہ ہوتی اور وہ واقعیت و صداقت کا آئینہ دار ہوتا تو آپ پسند فرماتے آپ نے لبید بن ربیعہ عامری کا ایک مصرعہ پسند فرمایا۔

الا کل شئی ماخلا اللہ باطل

کہ اللہ کے سوا ہر شے باطل ہے

لیکن آپ نے مکمل شعر زبان مبارک سے ادا نہیں فرمایا

شعر کے بارے میں ایک مرتبہ آپ نے فرمایا

انما الشعر کلام فیمن الکلام خبیث و طیب

ترجمہ:- شعر بھی ایک کلام ہے چنانچہ کلام میں بعض تو خبیث اور نقصان دہ ہوتا ہے اور بعض طیب اور پاکیزہ۔ فصاحت نبوی صفحہ نمبر ۱۸۱ مقدمہ دیوان حسان صفحہ نمبر ۴۴)

آپ نے یہ بھی فرمایا

لاتدع العرب الشعر حتی تدع الابل الحنین

ترجمہ:- عرب اس وقت تک شعر کہنا نہیں ترک کریں گے جب تک اونٹنیاں اپنے بچوں کے لئے شفقت و اشتیاق نہ چھوڑیں۔

(فصاحت نبوی صفحہ نمبر ۱۸۱ مقدمہ دیوان حسان صفحہ نمبر ۴۴) مورخین نے حضرت حسان بن ثابت کو شاعر دربار نبوت، کا خطاب دیا ہے وہ آپ کی طرف سے رد کفر کے اشعار۔ یہود و مشرکین شعراء کی تعریضات کے جواب میں کہا کرتے تھے اور زبان شعر میں آپ اور اہل اسلام کا دفاع کرتے تھے آپ نے ہمیشہ ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

روایت ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری محفل میں صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر کہا "مخالف شعراء کی ہرزہ سرائیاں حد سے بڑھتی جارہی ہیں تم لوگوں نے تلوار سے میری مدد کی ہے کیا کوئی ایسا ہے جو زبان سے میری مدد کرے" اس موقع پر حضرت حسان بن ثابت اٹھے اور کہنے لگے "یارسول اللہ اس خدمت کے لئے یہ ناچیز حاضر ہے"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سعادت مندی پر خورسندی فرمائی اور بولے ان میں سے کچھ لوگ میرے اپنے قبیلے سے ہیں اور میرے قریبی عزیز ہیں مثلاً ابو سفیان میرا عم زاد ہے اس کے خلاف بھلا تم کس انداز میں کہو گے۔

حضرت حسان نے جواب دیا حضور میں آپ کو ان کے بیچ میں سے یوں الگ کروں گا جیسے گندھے ہوتے آٹے میں سے بال کھینچ کر نکال لیتے ہیں۔

آپ حضرت حسان بن ثابت سے اکثر اشعار سنا کرتے تھے حضرت ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو آپ ان سے اشعار سن رہے تھے میں نے عرض کیا

اشعر و قرآن

کیا شعر بھی اور قرآن بھی

آپ نے فرمایا

هذا مرة و هذا مرة

کبھی یہ اور کبھی وہ

(فصاحت نبوی صفحہ نمبر ۱۸۱ مقدمہ دیوان حسان صفحہ نمبر ۴۴) آپ نے پاکیزہ اشعار کہنے کی نہ صرف اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اچھا شعر کہنے پر آپ حوصلہ افزائی بھی فرماتے۔ نابغہ جعدی اسلامی دور کے ایک شاعر تھے ایک مرتبہ انہوں نے اپنا قصیدہ سنایا تو آپ نے داد دی اور دعا بھی فرمائی۔ آپ اعلیٰ ذوق سخن کے مالک تھے اور بعض مواقع پر اشعار کی اصلاح بھی فرماتے آپ کی بعض اصلاحیں بڑی دور رس اور ذوق سلیم کا منہ بولتا ثبوت ہوتیں۔

کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا قصیدہ "بانت سعاد" آپ کے سامنے پڑھا اس شعر پر پہنچے

ان الرسول نور یستضاء به

مهند من سیوف الهند مسلول

ترجمہ:۔ رسول ایسا نور ہیں جس سے نوع انسانیت جگمگا اٹھی اور وہ بے نیام ہندی تلوار کی طرح تیز اور فیصلہ کن ہیں۔ (نقوش رسول نمبر صفحہ نمبر ۱۲۴) (جاری ہے)

استفتاء
(تقبیل ابہامین)

مفتی خلیل الرحمٰن نقشبندی مجددی گلوزدی

علماء دین حضرات کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اذان واقامت میں کلمۃ اشہدان محمد رسول اللہ سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا کیسا ہے ہمارے یہاں بعض لوگ اسکی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ناجائز ہے مہربانی فرما کر جواب باصواب بحوالہ کتب حنفی تحریر فرما کر مشکور فرماویں

بیّنوا توجروا

العرض

سید فیاض علی شاہ سکنہ محمد زئی دلہ زاک روڈ تحصیل و ضلع پشاور

الجواب بعون العلام الوھاب

حضور پرنور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف اذان واقامت میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز فعل ہے جسکے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کشیدہ قائم ہیں اور جواز کیلئے اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کیلئے دلیل کافی ہے

مانعین کے پاس کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ جبکہ قائل جواز کے پاس بطور دلیل حدیث شریف، فقہ، ارشادات علماء و عمل سلف صالحین سب کچھ موجود ہے علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، وحضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، وغیرہم اکابرین دین سے احادیث روایت فرمائی ہیں جسکی پوری تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مقاصد حسنہ میں ذکر فرمائی ہے اور جامع الرموز شرح نقایہ مختصر الوقایہ، فتاویٰ صوفیہ، کنزالعباد، ردالمحتار وغیرہ کتب فقہ میں اس فعل کو استحباب کے درجے میں ذکر کیا گیا ہے . . . . محدثین حضرات کے نزدیک اس باب میں اگر حدیث مشہور، متواتر، یا مرفوع نہیں ہے تو حدیث موقوف تو ضرور ہے اور

محدثین حضرات حدیث موقوفہ کو بھی غیر صحیح نہیں کہتے چہ جائیکہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بھی مقبول ہے اسلئے حضر علامہ علی قاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں قلت واذا ثبت رفعہ، الی الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ، فیکفی للعمل بہ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علیکم بسنتی وسنتی الخلفاء الراشدین - الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ مطبوعہ بیروت صہ ۲۱۰

ترجمہ، میں کہتا ہوں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ، سے اس فعل کا ثبوت عمل کیلئے کافی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفاء راشدین کی سنت رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کسی شے کا ثبوت بعینہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت ہے۔

علامہ امام سخاوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلھما عندسماع قول الموذن اشہدان محمد رسول اللہ الخ الحدیث ذکرہ الدیلمی فی الفردوس

ترجمہ، یعنی مؤذن سے اشہدان محمد رسول اللہ سنکر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اشہدان محمد عبدہ، ورسولہ، رضیت باللہ ربا الخ اس حدیث شریف کو دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سے روایت کیا کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، نے موذن کو اشہدان محمد رسول اللہ کہتے سنا تو مندرجہ بالا دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیرین سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا کہ میرے پیارے صدیق رضی اللہ عنہ، نے کیا تو اسکے لئے میری شفاعت حلال ہے المقاصد الحسنتہ صہ ۳۸۴ مطبوعہ بیروت

وحکی الشمس محمد بن صالح المدنی اماما و خطیبا فی تاریخہ عن المجد احد القدماء من المصر الخ ترجمہ: اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی مسجد مدینہ طیبہ کے امام و خطیب نے اپنی تاریخ

میں امجد مصری سے جو سلف صالحین میں تھے نقل کیا کہ میں نے انہیں فرماتے سنا کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملاتے اور انہیں بوسہ دیکر آنکھوں سے لگاتے اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

وقال ابن صالح وسمعت ذالہ ایضامن الفقیہ محمد بن الذرندی الخ

ترجمہ۔ یعنی ابن صالحؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ امر فقیہ محمد بن زرندی سے بھی سنا اللہ ہے کہ بعض مشائخ عراق و عجم سے راوی تھے اور انکی روایت میں یوں ہے کہ آنکھوں پر مس کرتے وقت یہ درود شریف عرض کرے " صلی اللہ علیک یا سیدی یا رسول اللہ یا حبیب قلبی و یا نور بصری و یا قرۃ عینی ۔ اور دونوں صاحبوں نے یعنی شیخ محمد اور شیخ فقیہ محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب سے ہم یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دکھیں۔

اور یہی اما ابن صالح رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ۔ قال ابن صالح و انا و للہ الحمد و الشکر منذ سمعتہ منہما استعملتہ، فلم تر مدعینی وارجوان عافیتہما تدوم وانی اسلم من العمیٰ ان شاء اللہ تعالیٰ المقاصد الحسنتہ حصہ ۳۸۴)

ترجمہ۔ اللہ کیلئے حمد و شکر ہے جو سے میں نے یہ عمل میں رکھا ہے آج تک میری آنکھیں نہ دکھیں اور اُمید کرتا ہوں کہ ہمیشہ اچھی رہینگی اور میں کبھی اندھا نہ ہو نگا انشاء اللہ تالیٰ اور یہی امام مدنیؒ فرماتے ہیں

وروی عن الفقیہ محمد بن السعید الخولانی قال اخبرنی الفقیہ العالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید الحسینی اخبرنی الفقیہ الزاہد البیلالی عن الحسن علیہ السلام انہ قال الخ

ترجمہ۔ امام مدنیؒ فرماتے ہیں فقیہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے فقیہ عالم ابوالحسن علی بن محمد بن حدید حسینی نے خبر دی ہے کہ مجھے فقیہ زاہد بلالی نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے خبر دی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا جو شخص موذن کو اشہدان محمد رسول اللہ کہتے ہوتے سن کر یہ دعا پڑھے مرحبا بحبیبی وقرۃ عینی محمد ابن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہو گا اور نہ آنکھیں دکھی

اور اسی کتاب مقاصد الحسنہ میں امام مدنیؒ فرماتے ہیں صہ ۳۸۴ پر

قال الطاؤسی انه سمع من الشمس محمد بن ابی النصر البخاری حدیث من قبل عند سماعه من المؤذن۔الخ

ترجمہ علامہ طاؤسی فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی النصر بخاری سے یہ حدیث شریف سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمات شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے

اللہم احفظ حدقتیی ونورھما ببرکتہ حدقتیی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونورھا وہ شخص کبھی اندھانہ ہو

وفی شرح النقایتہ واعلم انہ، ایستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ صلی اللہ علیک یارسول اللہ الخ

ترجمہ۔ شرح نقایہ میں ہے خبردار ہو بیشک مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار سنے اشہدان محمد رسول اللہ، تو صلی اللہ علیک یا رسول اللہ کہے اور جب دوسری بار جب سنے تو کہے جس نے قرۃ اللہم عینی بک یا رسول اللہ اور پھر انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر کہے۔ اللہم متعنی بالسمع والبصر جس نے ایسا کہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائینگے۔

ایسا ہی کنزالعباد میں ہے ردالمختار باب الاذان صہ ۲۹۳

اور علامہ شامی قدس سرہ السامی اسے نقل کر کے فرماتے ہیں ونحوہ فی الفتاوی الصوفیۃ یعنی علامہ شامی اسے نقل کرکے فرماتے ہیں اسطرح فتاوی الصوفیہ میں ہے۔

یعنی اسطرح امام فقیہ عارف باللہ سیدی فضل اللہ بن محمد بن ایوب سہروردی تلمیذ امام علامہ یوسف بن عمر صاحب جامع المضمرات شرح قدوری قدس سرہما نے فتاوی صوفیہ میں فرمایا۔

شیخ مشائخنا خاتم المحققین سید العلماء الحنفیہ بمکتہ الشریف مولانا جمال بن عبداللہ عمر کی رحمتہ اللہ علیہ اپنے فتاوی میں فرماتے ہیں

سئلت عن تقبیل الابہامین ووضعہما علی العنین عند ذکر اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی

الاذان هل ہو جائز ام لا اجبت بمانصہ نعم النح

ترجمہ: یعنی مجھ سے سوال ہوا کہ آذان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف سنکر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز ہے کہ نہیں میں نے ان لفظوں میں جواب دیا کہ ہاں اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنکر انگوٹھے چومنا آنکھوں پر رکھنا جائز بلکہ مستحب ہے ہمارے مشائخ نے متعدد کتابوں میں اسکے مستحب ہونے کی تصدیق فرمائی فتاوی رضویہ جلد ۵ صہ ۴۳۶

وضاحت۔ ان تمام دلائل وروایات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ اذان میں اسم شریف حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنکر انگوٹھوں کو چومنا اور آنکھوں سے مس کرنا باعث ثواب و خیر برکت ہے۔

رہی بات اقامت میں یہ فعل کرنا تو اسکے بارے میں امام اہل سنت والجماعت حضرت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

بالجملہ منکرین کے پاس کوئی دلیل نہیں اور دعائے بے دلیل سے بد تر کوئی شے ذلیل نہیں دربارہ اذان تو احادیث شریف وارد ہیں اور تقبیل ابہامین کا استحباب کتب فقہ میں مصرح تو انکار نہیں مگر جہل مبین اور دوبارہ اقامت اگر ورود نہیں کہیں منع بھی نہیں اور بے منع شرعی منع کرنا ظلم مبین ادنی درجہ منع کراہت ہے اور کراہت کے لئے دلیل خاص کی حاجت ہے اور بے دلیل شرعی ادعائے منع شریعت پر افتراء و تہمت ہے

ردالمختار جلد ۱ صہ ۴۸۳ فتاوی رضویہ جلد نمبر ۵ صہ ۴۴۹

اس عبارت سے صاف ظاہر ہوا کہ اگر اقامت میں بھی کوئی تقبیل ابہامین کرے تو بلا چون و چرا جائز اور باعث اجر جزیل ہے

جناب مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں جس کے جواز کی دلیل قرون ثلثہ میں ہو وہ سب سنت ہے ابراہین قاطعہ ۲۸ اور ظاہر ہے کہ تقبیل ابہامین کا فعل خود قرن اول سے ثابت ہے اس عبادت کی روشنی میں طبقہ وہابین کو بھی انکار نہ کرنا چاہیے ورنہ روح گنگوہی کو تکلیف ہوگی

اللھم اھدہم الی سواء الصراط

دیلمی روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من سمع اسمی فی الاذان ووضع البہامیہ علی عینیہ فانا طالبہ فی صفوف القیامتہ وقائدہ الی الجنتہ جاء الحق ۳۹۳ جلد

ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص ہمارا نام آذان میں سنے اور اپنے انگوٹھے آنکھوں پر رکھے تو ہم اسکو قیامت کی صفوں میں تلاش فرمائنگے اور اسکو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائینگے یہ روایت فتاویٰ صلوٰۃ مسعودی جلد دوم باب بستم بانگ نماز میں موجود ہے

فانظر هنا ان شئت والا فاعمل بما ظہر لک من الکتب واذا نادیتم الی الصلوٰۃ الآیہ کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے کہ تقبیل ابہامین کے بارے میں حدیث مرفوع اگرچہ نہیں لیکن محدثین حضرات اس بات پر متفق ہیں کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل کرنا جائز ہے اور چونکہ اسکا ثبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ہے لہذا حدیث مرفوع نہ ہونے سے یہ عمل ترک نہ کرنا چاہیے علاوہ اسکے معمول صحابہ کرام وعلماء سلف صالحین رہا ہے تفسیر روح البیا جلد ۲ نمبر ۴۱۰

اس مسئلہ کو پوری تفصیل بحر الرائق کے حواشی رملی میں ہے اور نیز شامی وکنز العباد، فتاویٰ صوفیہ کتاب الفردوس، قہستانی میں تقبیل ابہامین کو مستحب کہا ہے پورے حوالہ جات ودلائل جاء الحق جلد ۲ صہ ۳۹۵ میں درج ہیں شائقین حضرات ملاخطہ فرماسکتے ہیں

تفسیر روح البیان میں ہے ثم ان للصلوٰت والتسلیمات مواطن فمنہا ان یصلی عند سماعہ اسمہ الشریف فی الاذان قال القہستانی فی شرحہ الکبیر نقلا عن کنز العباد اعلم انہ یستحب ان یقال عند سماع الاولی من الشہادۃ الثانیہ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وعند سماع الثانیتہ قرۃ عینی بک ء یا رسول اللہ) ثم یقال اللہم متعنی باالسمع والبصر بعد وضع ظفر الابہامین علی العینین فانہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قائد ألہ الی الجنتہ انتہی

تفسیر روح البیان جلد نمبر ۷ صہ ۲۲۸ پارہ ۲۶

ترجمہ:۔ یعنی درود وسلام پڑھنے کے لئے بھی مقامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آذان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف جب سنے تو درود شریف پڑھا جائے۔ قہستانی نے شرح کبیر

میں کنز العباد سے نقل کیا ہے کہ جان لو کہ آذان میں جب پہلی شہادت سنے تو کہے صلی اللہ علیہ یا رسول اللہ اور دوسری شہادت کے وقت یہ کہے قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پھر اپنے انگوٹھوں کے ناخن اپنی آنکھوں پر رکھے اور یہ دعا پڑھے

اللھم متعنی بالسمع والبصر تو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اسکو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے اور کتاب الفردوس میں ہے کہ جو شخص اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے اذان میں اشہد ان محمد رسول اللہ سن کر تو میں اسکو اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جاؤنگا اور اسکو جنت کی صفوں میں داخل کرونگا

اور اسی تفسیر روح البیان کی اسی جلد نمبر ۷ صفحہ ۲۲۹ پر ہے

وحضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی رفع اللہ درجتہ، درکتاب قوت القلوب روایت کردہ از ابن عینیہ رحمتہ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام در مسجد در آمد در دوھتہ محرم وبعد از آنکہ نماز جمعہ ادا فرمودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار گرفت وابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بظہر ابہامین چشم خود راسح کرد وگفت قرۃ عینی بک یا رسول اللہ وچوں بلال رضی اللہ عنہ از اذان فراغتی روئی نمود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روے شوق بلقائی من و بکند آنچہ تو کردی خدائے تعالیٰ در گزار دگناھان ویرا آنچہ باشد نو وکہنہ وخطاء وعمداً ونہاں وآشکارا ومن برائے او شفاعت کنم ونقل کردہ بریں وجہ در فتاویٰ مضمرات انتہیٰ

نوٹ:۔ اذان کے متعلق تو صاف صریح روایات واحادیث موجود ہیں اور روایات میں تکبیر کو الگ اسلئے نہیں ذکر کیا گیا کہ تکبیر (اقامت) بھی مثل اذان کے ہے جسکا ثبوت احادیث میں موجود ہے جیسے کہ الصلواۃ بین الاذانین دو آذانوں کے درمیان نماز ہے

خلاصہ یہ کہ عند الشہادۃ الثانیہ فی الاذان انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے مس کرنا جائز بلکہ مستحب ہے بلکہ یہ سنت حضرت آدم علیہ السلام وسنت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وسنت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے "ومعمولات سلف تا خلف"

اسی طرح اس فعل کو مذھب امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ میں بھی مستحب کہا گیا ہے مذھب امام شافعی کی

(باقی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)